ابو عبداللہ حاکم گجرات کے دربار میں رہے۔ قصائد پڑھ کر انعام حاصل کرتے رہے۔ ایک قصیدے پہ انہیں سونے سے تلوا کر (ایک من ۱۸ سیر) انعام دیا گیا۔

مختلف بحثوں سے قطع نظر، اُن کی شان میں غلام قادر گرامی نے یوں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:

ابنِ مریمؑ کہ اسمہٗ احمد گفت ۔۔۔ گفتم عجمی، گفت کہ ۔۔۔ عربی

ما کون مژدہ، مصرعہ از قدسی بر خواں ۔۔۔ مکی، مدنی، ہاشمی و مطلبی

ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی نے لکھا کہ "اس میں ایک بھولے بھالے معصوم سے انسان کی سی سادگی کے ساتھ حضورؐ کی چند صفات کا ذکر کر کے اپنے عاصی ہونے کا اقرار کیا ہے اور حضورؐ سے شفاعت کی التجا کی ہے۔"

مرزا غالب، امام بخش صہبائی، میر مہدی مجروح، مومن خاں مومن، جلیل مینائی اور بہادر شاہ ظفر جیسے اساتذہ سے لے کر عبدالعزیز خالد اور مضطر سہارنپوری تک ۹۱ شعرا کی تضمینیں (بر نعت قدسی) شاملِ اشاعت ہیں۔

تحریکی خواتین سے چند بے لاگ باتیں، از شبیر احمد منظر قدوسی۔ ناشر: ادارہ صدائے سحر، بنگلور۔ پورا پتہ: ادارہ صدائے سحر، ۵۴۔ قاضی سٹریٹ، لبون گڈ سی، بنگلور۔ کرناٹک (انڈیا)

بہت متاثر کن پمفلٹ ہے۔ خواتین کے ان تمام احوال کا جائزہ لیا گیا ہے جن کو وہ تحریک اسلامی کی خدمت کی راہ میں رکاوٹ سمجھتی ہیں۔ خواتین میں دین کی مؤثر و متحرک خدمت کے لیے جذبے کی جو کمی ہے اس کا تجزیہ کرتے ہوئے مؤلف نے دلوں میں اکساہٹ پیدا کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ پھر اس مسئلے کو بھی لیا ہے کہ والدین تو تحریکی سرگرمیوں سے منسلک ہوتے ہیں اور جوان اولادیں اُلٹی سیدھی راہوں پہ چل نکلتی ہیں۔ علاوہ ازیں عورتوں میں دُنیا پرستی اور تعلقات میں دنیویت کا خاص طور پہ مسئلہ اٹھایا گیا۔ ایسے جائزہ احوال کے ساتھ عورتوں کو دعوت دی گئی ہے اور ان سے اپیل کی گئی ہے کہ دین کا کام کریں۔